رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط و کتابت منیجر

الفضل قادیان کے پتہ پر ہو

ممالک غیر سے چندہ

ر ۵ ہ

گلستاں کا نور ہو گا بلبلیں گی الحان دیکھنا ✲ میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

الفضل

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب

جلد ۱ | ۲۷۔ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۳۰۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۲ ✲ بروز سوموار ✲ | نمبر ۴۶

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح معہ اہل بیت مسیح موعود علیہ السلام بخیر و عافیت ہیں۔ حضور نے بارہ ہزار کا اپیل کیا ہے۔ قادیان کی غریب جماعت میں اسقدر جوش ہے۔ کہ اولاً تین ہزار اس نے اپنے ذمہ لیا۔ اور آدھ گھنٹہ کے اندر اندر دو ہزار کے پختہ وعدے ہو گئے۔ اب ارادہ کیا ہے کہ بارہ ہزار ضلع گورداسپور کی احمدی جماعت کیطرف سے پیش ہو۔ میرے خیال میں دوسری جماعتوں کے لئے بھی ثواب کا موقعہ رہنے دینا چاہیئے۔ ایک دوست کا ذکر کرنے سے میں نہیں رک سکتا ✲ ان کا نام منشی امیر محمد صاحب ہے۔ وہ پہلے ۱۶ روپیہ کے ملازم تھے۔ پھر صدر انجمن کے عملہ کی تخفیف میں آ گئے۔ مگر پھر بھی قادیان ہی میں رہے۔ کیونکہ بہ نیت ہجرت آئے تھے۔ اس مالی ابتلاء میں انہوں نے ۵۰ روپیہ پیش کئے۔ شیخ یعقوب علی صاحب نے ۵۰۰ روپیہ کا وعدہ کیا۔ اگرچہ مرد ایک ایک ماہ کی آمد دینے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ پھر بھی مستورات میں جلسہ کی تجویز ہے اور خواتین بھی غیر معمولی طور پر چندہ میں حصہ رہی ہیں۔ حضرت ام المومنین نے ۔۔۔ روپیہ

مبلغین کی کلاسیں کھل گئی ہیں۔ مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ میں دو وقت میر محمد اسحٰق صاحب قاضی امیر حسین صاحب حافظ روشن علی صاحب۔ مولوی محمد سرور شاہ صاحب پڑھایا کریں گے نصاب میں قدوری۔ مشکوٰۃ۔ ترجمہ قرآن مجید ہے۔ صفحہ ۱۱ کا مضمون منشی غلام نبی صاحب بلانوی نے ڈائری سے مرتب کیا ہے

۱۶۔ اپریل کو ۱۱ بجے سے ۲ بجے تک صدر انجمن احمدیہ کا اجلاس ہؤا۔ بہت سے اہم معاملات پیش ہونیوالے تھے۔ دوسری اشاعت تک فیصلوں سے اطلاع ہو سکے گی ✲

تازہ خبریں

لنڈن ۲۳۔ اپریل۔ فرانس نے ساہوکاروں کو مراعات عطا کرنے کے لئے فرانسیسی ترکی معاہدہ کو سلطان المعظم نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

وائنا ۲۳۔ اپریل۔ شہنشاہ جوزف نے رات بے آرامی سے گذاری مالیہ کے بازار پر اس کا برا اثر پڑ رہا ہے ✲

لنڈن ۲۳۔ اپریل۔ یوآن شیکائی کے صاحبزادے جیسم کالج سے آج لنڈن میں آ گئے۔ اور چینی سفارت خانہ میں تشریف لے گئے۔

واشنگٹن ۲۳۔ اپریل۔ سفیر مکسیکو واپس چلا گیا ہے۔ سرکاری بیان کے بموجب ۱۲ امریکن ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے ہیں۔ بحر اٹلانٹک کے بیڑے کے کمانڈر ایڈمیرل ڈائل کو حکم ملا ہے کہ اپنے علم بردار جہاز کو لے کر میکسیکو کے مغربی بندرگاہ مزاٹلان میں پہنچے۔ اور وہاں کے امریکن بیڑہ کی کمان ہاتھ میں لے۔ مکسیکو کے بندرگاہوں سے ۱۲۰۰ امریکن انگریزی اور جرمن جہازوں پر سوار ہو کر ریاستہائے متحدہ کو واپس آ رہے ہیں۔

نیویارک ۲۴۔ اپریل۔ امریکہ کی بحری سپاہ نے ویرا کروز سے ۳ میل اندر کی طرف مکسیکنوں کے عارضی دمدمہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ویرا کروز کیلئے گیلوسٹن میں کمک اتر رہی ہے۔ آج ۴۷۶۸ سپاہی روانہ ہوئی ہیں۔

لنڈن ۲۴۔ اپریل۔ شہر مکسیکو سے انگلستان جرمنی امریکہ اور مکسیکو کے جو پناہ گزیں ویرا کروز میں پہنچے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ وہاں اجنبیوں کی حالت فی الحال زیادہ اندیشناک نہیں۔ جنرل ولا نے جنرل ہورٹہ کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا ہے ✲

معلوم ہؤا ہے کہ جو غلزئی غزنوی اور دیگر افغان موسم سرما میں ہندوستان میں بغرض تجارت آئے تھے وہ بجائے وطن کو مراجعت کرنے کے ڈیرہ جات و پشاور میں موسم تابستان بسر کر رہے ہیں۔ وہ امیر عبد الرحمن کی جابرانہ عہد کو ان کے جانشین

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرۃ صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پبلشر و پروپرائیٹر کیلئے شائع ہؤا ✲

الاخبار والآراء (۲)

حوادثات

(بنکاک۔ ۲۲۔ اپریل) بنکاک میں سخت آگ لگی۔ اتنی بڑی آگ ایک منس سے نہ لگی تھی۔ شہر میں نصف میل مربع میں آگ پھیل گئی۔ ہزاروں آدمی خانمان برباد ہوگئے ✦

(۲) کلکتہ کا تار منظہر ہے۔ کہ ایک خوفناک بحری طوفان نے مانک گنج میں بہت سے مکانات تباہ کر دیئے۔ کئی آدمیوں اور مواشی کے اتلاف کی رپورٹ کیجاتی ہے۔

(۳) پلیگ کی شدت کیوجہ سے کراچی کا پرانا شہر بہت کچھ خالی ہوگیا ہے۔ بہت سے باشندے کیمپوں میں چلے گئے ہیں چڑیا گھر چند ہفتوں سے بند ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ✦

اشتہار دینے کا نیا ذریعہ

ایک آنہ اور آدھ آنہ کے سٹامپ کی ہر سال ۱۲۵ لاکھ کتابیں شایع ہوتی ہیں۔ محکمہ ڈاکخانہ نے اس کے سرورق کیلئے اشتہار دینے کی تجویز کی ہے۔ دیکھئے کون شخص اشتہار درج کرانے میں کامیاب ہوتا ہے ✦

گداگری کا ریزولیوشن کیوں پاس ہوا

چیف سکرٹری نے کہا۔ کہ گداگی کے انسداد کے ساتھ ہی قانون غربا نافذ کرنے کی بھی ضرورت لاحق ہوگی۔ اور ہندوستان میں غریب خانے جاری کرنے پڑیں گے۔ یہ صوبہ کا مسئلہ نہیں بلکہ تمام ہندوستان کا اس سے تعلق ہے۔ پنجاب میں قانون سازی سے ہمسایہ صوبوں اور ہندوستانی ریاستوں میں فقراء اور بھیک مانگنے والوں کا طوفان آجائیگا۔ ہندوستانی ریاستوں میں گداگروں کی تعداد پہلے ہی سے بہت زیادہ ہے۔ اگر ہندوستان کے فقراء کا صرف پانچواں حصہ ورک ہوسوں میں داخل کیا جائے۔ اور ان کو وہی غذا بحساب جو جیل میں قیدیوں کو دیجاتی ہے۔ تو ۷۵ لاکھ روپے سالانہ کا خرچ عاید ہوگا۔ جو گورنمنٹ کیلیا بھاری بوجھ ہے

ہندوستان کی پیداوار

دیگر ملکوں کی نسبت ہمارے ملک کی پیداوار بہت کم ہے۔ ہندوستان میں فی ایکڑ ۱۰ بشل گیہوں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن انگلینڈ میں اس قدر زمین سے ۳۲ بشل پیدا ہوتا ہے جرمنی میں ۲۶۔ فرانس میں ۱۹۔ کنیڈا میں ۱۹۔ ہنگری میں ۱۷ آسٹریا میں ۱۶۔ اور صوبجات متحدہ (امریکہ) میں ۱۳ بشل فی ایکڑ غلہ پیدا ہوتا ہے۔ ایک بشل قریب قریب ۱ من کے برابر ہوتا ہے اس کے علاوہ ہندوستان میں فی ایکڑ ۳۰ سے ۳۵ سیر کپاس پیدا ہوتی ہے۔ لیکن امریکہ میں فی ایکڑ سوا دو اور ڈھائی من۔ یہ سب سائینٹفیک اصولوں پر کاشتکاری کا نتیجہ ہے ہماری بھائی بھی اس طرف توجہ کریں ✦

جدید قانون حق تالیف

سررشتہ تعلیم سے پریس کے نام اس مضمون کی یادداشت شایع ہوئی ہے۔ کہ ہندوستان کے حق تالیف کے قانون بستم ۱۸۴۷ء کو جدید قانون حق تالیف ۳۔ ۱۹۱۴ء نے منسوخ کر دیا۔ نیا قانون ۲۴۔ فروری ۱۹۱۴ء سے نفاذ پذیر ہوا ہے ✦

ہندوستان میں قحط

ممالک متحدہ میں امدادی کاموں پر ۳۹۱۵۷ آدمی لگے ہوئے ہیں۔ مفت و خاص امداد پانیوالوں کی تعداد ۷۸۰۶۴ تھی۔ ان دونوں کی میزان ۱۳۵۲۰۳ ہوتی ہے محتاجین میں کپڑا اور عزت دار لوگوں اور پردہ نشین عورتوں کو نقد امداد دیجاتی ہے۔ بندیلکھنڈ میں پانی کمیاب ہے۔ راجپوتانہ میں نرخ علے العموم چڑھا ہوا ہے۔ قحط کا علاج ان ظاہری اسباب کے علاوہ جناب الٰہی میں تضرع و ابتہال ہے۔ اگر اس زمانہ کے مادہ پرست اس طرف غور کریں

ایکٹ کاپی رائیٹ ہند

محکمہ تعلیم کی طرف سے اس مضمون کی سرکاری یادداشت شایع ہوئی ہے۔ کہ ایکٹ کاپی رائیٹ نمبر ۱۸۴۷ء منسوخ ہوگیا ہے۔ اور اس کی بجائے ایکٹ کاپی رائٹ ہند نمبر ۳۔ ۱۹۱۴ء ۲۴ فروری ۱۹۱۴ء سے نافذ قرار پایا ہے اس کے رو سے کاپی رائیٹ کی رجسٹری منسوخ ہوگئی ہے۔ اس لیئے اب رجسٹری کے لئے درخواست دینے کی ضرورت نہیں رہی ✦

عدن کے قریبی علاقہ میں لڑائی

عدن کی خبر ملی ہے پایا جاتا ہے کہ سفر، شبوخ اور رحادی قبائل میں انگریزی سرحد کے قریب لڑائی جاری ہے۔ اور رسل و رسایل کا جو سلسلہ ان کے علاقہ میں سے ہو کر عدن تک پہنچتا ہے۔ وہ بالکل منقطع ہے۔

جدیدہ کی تازہ خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ یمن میں حمید الدین امام یمن اور سید محمد دین ادریس مہدی ابشر کے مابین لڑائی جاری ہے۔ سنا ہے کہ امام نے مقامات رازی اور المنذیر پر قبضہ کر لیا ہے اور مہدی کے دار الریاست مقام صباح پر فوج کشی کی ہے مگر ترکی اگنبوٹوں نے ہنوز غیران سیدکا جس پر مہدی قابض ہے۔ محاصرہ کر رکھا ہے۔ افواہ ہے کہ ترکوں نے بحیرہ قلزم میں تمباکو اور دیگر تجارتی مال سے لدی ہوئی دو کشتیاں گرفتار کی ہیں ✦

صوبجات متحدہ اور میکسیکو

میکسیکو کی مشہور بندرگاہ ویراکروز پر صوبجات متحدہ نے قبضہ کر لیا ہے۔ اہل میکسیکو نے اسے خالی کر دیا ہے ایک جرمن جہاز پریسیڈنٹ ہورٹا کے لیئے اسلحہ لیئے جارہا تھا اس پر ڈیڑھ کروڑ کارتوس بھی تھے۔ وہ پکڑا لیا۔ ویراکروز میں ڈیڑھ سو میکسیکو کے آدمی مارے گئے۔ جنرل کرانزا نے جو اپنے کو میکسیکو کے آئینی فریق کا لیڈر بتاتا ہے۔ پریسیڈنٹ ولسن کو مطلع کیا ہے۔ کہ صوبجات متحدہ کا حملہ میکسیکو کے خلاف ہی ہورٹا غاصب ہے۔ ویراکروز خالی کردو۔ اس سے گورنمنٹ امریکہ بہت پریشان ہوگئی ہے۔

صیغہ جنگ کو اطلاع ملی ہے کہ میکسیکو میں ہورٹا اور آئین کے حامیوں نے اتفاق کر کے امریکہ کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے ✦

ہندوستان میں شراب

جو اعداد گذشتہ سال کے پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ولایت سے شراب ہرسال زیادہ آرہی ہے۔ ۱۹۰۳-۰۴ء میں کل شراب پونے ستاون لاکھ گیلن آئی تھی۔ ۱۹۱۲-۱۳ء میں اس کی مقدار ۶۳ لاکھ ۴۸ ہزار گیلن ہوگئی اور قیمت کے اعتبار سے پونے لاکھ پونڈ سے بڑھ کر ۱۲ لاکھ ۴ ہزار پونڈ ہوگئی۔ شراب کی تباہ کن رفتار ترقی کر رہی ہے۔ جسکا انسداد ہونا چاہیئے ✦

تصحیح

اخبار الفضل میں روئداد جلسہ وکلائے وقائم مقامان جماعت ہائے احمدیہ مقامات مختلفہ میں ریزولیوشن نمبر ۳۔ غلطی سے اس طرح چھپ گیا ہے۔ کہ "۳۔ علم دین کی تحصیل کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی گئیں۔ جنکے متعلق کوئی فیصلہ نہ کیا گیا۔"

مگر صحیح طور پر اس میں یہ عبارت ہونی چاہیئے تھی۔ "جن کے متعلق سردست کوئی فیصلہ نہ کیا گیا"۔ اصل میں تجاویز تو منظور ہوئی تھیں۔ مگر ان پر مزید غور کرنے کیلئے تجویز ہوا تھا کہ انجمنیں اپنی رائے بھیجیں۔ اور حضرت بھی اور مقامی احباب بھی مزید غور کریں اسلیئے یہ لکھا گیا۔ کہ سردست کوئی فیصلہ نہ کیا گیا ✦ راقم محمد علیخان رئیس مالیر کوٹلہ سکرٹری جلسہ وکلاء و قائمقامان جماعت احمدیہ مقامات مختلفہ

الفضل

۲۷- اپریل - ۱۹۱۴ء

کیا انجیل کی پیشگوئیاں مسیح موعود پر چسپاں نہیں ہوتیں؟

(حضرت سید المومنین کے ملفوظات کی روشنی میں لکھا گیا)

سوال کیا جاتا ہے۔ کہ انجیل میں جس مسیح کی آمد کی پیشگوئیاں ہیں۔ وہ مسیح موعود پر چسپاں نہیں ہوتیں۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ وہ بڑے جلال سے آئیگا۔ اور اس کے آنے کے وقت دنیا کے سارے گھرانے چھاتی پیٹیں گے۔ آجکل تو عیسائی خوشیاں منا رہے ہیں۔ اور تمام لوگوں سے زیادہ ان کے پاس مال و دولت ہے۔ اور مسیح موعود کو بہت تھوڑے لوگوں نے مانا ہے

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ سورہ صف اور سورہ جمعہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی جو پیشگوئی مسیح موعود کے متعلق درج ہے وہ انجیل کے حوالہ سے نہیں۔ بلکہ آنے والے کی خبر دیگئی ہے۔ اور نشانات بتلاتے ہیں۔ کہ ایک مامور آئیگا۔ اور ایسے وقت میں آئیگا۔ جبکہ تجارت بڑے زوروں پر ہوگی اور زمانہ کے دور کا ساتواں ہزار ہوگا۔ اس کے خلاف مونہوں سے کوششیں کی جاویں گی۔ وہ منکروں کو مباہلہ کے لئے بلائیگا۔ لیکن منکر اس کی تاب مقابلہ نہ لائیں گے۔ یہ سب نشان اب پورے ہوگئے ہیں۔ اس لئے مسیح موعود کی آمد میں کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ باقی رہا۔ یہ کہ انجیل کی پیشگوئیوں کو استعارے نہ سمجھا جائے۔ تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ انجیل کی تمام پیشگوئیاں استعاروں کے رنگ میں ہی ہیں۔ مثلاً متی ۲۴ باب آیت ۳۰ میں لکھا ہے۔ کہ اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دیگا۔ اور اسوقت زمین کے سارے فرقے چھاتی پیٹیں گے۔

یہ صحیح ہے۔ مگر کیا مسیح کے آنے کے وقت کسی قوم نے چھاتیاں پیٹی تھیں۔ یعنی ایسا ہوا تھا۔ کہ لوگ گھروں سے باہر نکل نکل کر کسی مقام میں جمع ہوئے ہوں اور چھاتیاں پیٹیں۔ "وہ جلال سے آئیگا"۔ مسیح اچھے جلال سے آیا تھا۔ کہ یہودیوں نے پکڑ کر سولی پر لٹکا دیا۔ اس سے تو بڑھ کر مسیح موعود کا جلال تھا۔ کہ کوئی ان کو تکلیف نہ دیسکا۔ اور جو اصول ہمیں اس نے دوسرے مذہب کے مقابلہ کے لئے بتائے۔ ان کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر دنیا کے ہر ایک مذہب کے لوگ چھاتیں پیٹ رہے ہیں۔ اس نے کہا۔ کہ کوئی مذہب ہے جو اپنے زندہ ثمرات پیش کرے۔ ہم قصے کہانیوں کو نہیں مانتے۔ زبانی تو ہر ایک مذہب کا پیرو دعویٰ کرتا ہے۔ کہ ہمارا مذہب سچا ہے۔ لیکن سچا مذہب وہی ہو سکتا ہے جو زندہ ثبوت ہر زمانہ میں دکھا سکے۔ اگر تم نہیں دکھا سکتے۔ تو آؤ۔ میں دکھاؤں۔ کہ صرف اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ جس کے زندہ ثبوت موجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جب لاٹ بشپ سے مقابلہ ہوا۔ تو آپ نے یہی اصول پیش کیا۔ کہ عیسیٰ تو کہتا ہے۔ کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر ایمان رکھو۔ اور شک نہ کرو۔ تو نہ صرف وہ کروگے۔ جو انجیر کے درخت کے ساتھ ہوا۔ بلکہ اگر اس پہاڑ سے بھی کہوگے۔ کہ تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ۔ تو یہ ہو جائیگا۔ متی ۲۱- باب آیت ۲۲-

تو کیا آپ ایسا نشان دکھا سکتے ہیں۔ جس کا وہ کوئی جواب نہ دیسکا۔ اس پر پانونیر اخبار نے لکھا تھا۔ کہ واقعی لاٹ بشپ ہار گیا۔ جبکہ وہ اتنی بڑی تنخواہ لیتا ہے۔ تو کیوں کوئی زندہ معجزہ نہیں دکھاتا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے دوسرا یہ ایک اصول بتایا۔ کہ ہر ایک شخص اپنے دعوٰی کی دلیل اپنی کتاب سے دے۔ یہاں ایک عیسائی گفتگو کرنے کے لئے آیا تھا۔ میں نے اسے کہا۔ کہ تم مسیح کو انجیل سے نبی ثابت کرو۔ یا کم از کم انجیل میں اس کے نیک ہونیکا دعوٰی دکھاؤ۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ پھر میں نے کہا۔ کہ یہی دکھاؤ۔ کہ انجیل الہامی کتاب ہے۔ تو کہنے لگا۔ کہ ہم آپ کی طرح الہامی کتاب نہیں مانتے۔ میں نے کہا۔ جس طرح کی مانتے ہو۔ اسی طرح کے الہامی ہونے کا ثبوت اپنی انجیل سے دو۔ لیکن وہ یہ بھی نہ کر سکا۔ اور خاموش ہو گیا۔ باقی رہی یہ بات کہ کل دنیا نے مسیح موعود کو نہیں مانا۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ کل دنیا کو نہ تو حضرت مسیح منوا سکے۔ نہ حضرت موسیٰ۔ اور نہ ان سے پہلے کوئی اور نبی۔ حضرت مسیح موعود کو اس عیسیٰ سے تو بہت زیادہ کامیابی اور فتح حاصل ہوئی۔ جو کہ کہتا تھا۔ کہ لومڑیوں کیلئے بھٹ ہوتے ہیں۔ اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں۔ متی باب ۸ آیت ۲۰-

اہل یورپ کا دولت مند ہونا ان کے مذہب کی سچائی کی دلیل نہیں۔ بلکہ کمزوری ہے۔ کیونکہ خود مسیح کہتا ہے کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ دولت مند کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے۔ بلکہ میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذر جانا اس سے آسان ہے۔ کہ ایک دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو۔ متی باب ۱۹- آئیت ۲۳ و ۲۴*

جتنا یورپ دولت اور عیش و آرام کے اسباب میں ترقی کرتا جائیگا۔ اتنا ہی اس سے یہ ثابت ہوگا۔ کہ اس نے مسیح کی تعلیم کو پس پشت ڈالدیا ہے۔ یہ ہمیں کوئی نہیں دکھا سکتا۔ کہ انجیل میں کہیں دولت جمع کرنا بھی لکھا ہے۔ البتہ برخلاف اس کے دولت مند کیلئے کئی قسم کی سزائیں درج ہیں۔ اور لکھا ہے۔ کہ پھر ابلیس نے اسے (مسیح کو) اونچے پر لیجا کر دنیا کی ساری بادشاہتیں پل بھر میں دکھائیں۔ اور اسنے کہا۔ کہ یہ سارا اختیار ... اور ان کی شان و شوکت میں تجھی کو دونگا۔ کیونکہ میرے سپرد ہے۔ اور جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔ پس اگر تو میرے آگے سجدہ کرے۔ تو یہ سب تیرا ہوگا۔ لوقا باب ۴- آئیت ۶ و ۷-

عیسائی تو یہ بھی ثابت نہیں کر سکتے۔ کہ موجودہ انجیل اصل انجیل ہے۔ اور مسیح کے بعد جلدی ہی لکھی گئی تھی۔ وہ مانتے ہیں۔ کہ دو تین سو سال بعد انجیلیں لکھی گئی ہیں۔ جب کتاب کی اصلیت یہ ہو۔ اور پھر اس میں کلام بھی استعاروں میں درج ہو۔ تو اس کا سمجھنا کوئی آسان کام نہیں۔ مسیح نے پیشگوئی کی۔ کہ خدا کی بادشاہت آئیگی۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ خدا آئیگا بلکہ یہ ہے۔ کہ خدا کی طرف سے کوئی آدمی آئیگا۔ جو کہ دینی غلبہ حاصل کریگا*

پس وہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے۔ جنہوں نے مادی رنگ میں نہیں۔ بلکہ روحانی طریق سے اور تلوار سے نہیں بلکہ قلم سے تمام ادیان پر غلبہ حاصل کیا*

خریداران الفضل توجہ فرماویں

چند گذارشیں ہیں۔ امید ہے۔ کہ احباب کرام خاص توجہ فرماویں گے۔

اول۔ تو یہ کہ آپ الفضل کی توسیع اشاعت میں ایک غیر معمولی کوشش کریں۔ اپنے دوسرے بھائیوں کو درس دکھائیں۔ یہ تفسیر معارف و حقائق آپکو مفت ملتے ہیں۔ انکی قدر کریں۔ جن بزرگوں کی خدمت میں یہ پرچہ تائید پہنچتا ہے وہ بطور نمونہ دوسرے احباب کو پہنچائیں یا جماعت کو جمع کرکے سنائیں اور خریداری کی تحریک کریں* **دوم** یہ کہ ہر ایک صاحب بذریعہ چٹھی اطلاع دے۔ کہ اخبار ہفتہ میں تین بار ہو۔ یاد رہے کہ اس صورت میں قیمت چھ روپیہ کم ہوگی) یا پہلے کیطرح ہفتہ میں ایکبار کر دیا جائے*

(منیجر)

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح!

خاتم الخلفاء

یہ مسلم امر ہے۔ کہ حضرت سید ولد بشر صلے اللہ علیہ وسلم خاتم کمالات بشریہ ہیں۔ تمام نبوتیں آپ پر ختم ہیں۔ آپ نے تمام حالات پس و پیش کے متعلق نبوت فرمادی ہے۔ آپ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے دین اسلام کو دنیا میں بھیجا۔ اور اس کو کامل مذہب بنا دیا۔ اور ہر قسم کی نعمت پوری کردی۔ اظہار اسلام علے الادیان کلہا کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ازل سے مقرر فرمایا ہوا ہے۔ اور خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے پیشگوئی فرمائی۔ اور اس کی آمد کی تمام علامات اور نشانات بتا دئے اور اس زمانے کا ایسا صحیح خاکہ اور نقشہ کھینچا۔ کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی نظر کیسی تیز اور دوربین تھی۔ اگر اس واقعہ کو بحیثیت مجموعی کسی دہریہ کے سامنے بھی پیش کیا جائے تو وہ بھی حیران اور ششدر رہ جائے۔ اور سوائے سکوت کے اس سے کچھ بن نہ آئے۔

خاتم النبیین کا جب انبیاء کرام سے عہد لیا گیا۔ تو اسوقت یہ خاوند عالم نے ان سے اقرار کرلیا۔ کہ جب وہ رسول معہود تشریف لے آوے۔ تو تم سب کو اس کی اطاعت کرنا اور اس کی نصرت کرنا واجب اور ضروری ہوگا۔ اور جو کوئی اس سے پھر جاویگا۔ تو وہ عہد شکن لوگوں کے زمرہ میں شمار ہوگا۔ اس آیت میثاق کے بعد اللہ تعالےٰ اپنی حکومت عامہ کا ذکر کرکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرماتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ تو ان کو کہدے آمنا باللہ وما انزل علینا وما انزل علے ابراہیم ...... ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔ ہم ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور اس کے ساتھ جو کچھ ہم پر اترا۔ اور جو ابراہیم۔ اسمٰعیل۔ اسحاق۔ یعقوب پر اترا۔ ہم تمام انبیاء پر اور ہم اللہ تعالیٰ کیلئے سر تسلیم خم ہیں اور جو کوئی اسلام کے سوائے کوئی اور دین اختیار کریگا۔ وہ اس سے قبول نہیں کیا جاویگا۔ اور آخرۃ میں وہ ٹوٹا پانیوالوں میں سے ہوگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین اور مخالفین پر اتمام حجت کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ یہ وہی رسول ہے جس کے متعلق ہم نے تمہارے مقتدا انبیاء کرام سے اقرار لیا۔ کہ جب وہ آئے۔ تو ضرور اسے ماننا اور اس کی مدد کرنا۔ اب وہ تمام علامات کیساتھ آگیا ہے جو تمہارے نوشتوں میں مذکور تھیں اور تائیدات سماویہ اس کے ساتھ ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ تم اس کو وہی رسول نہ مانو جس کے متعلق تم کو تمہارے انبیاء تلقین کر گئے۔ کیف یھدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانھم وشھدوا ان الرسول حق وجاءھم البینات واللہ لا یھدی القوم الظالمین۔ اللہ کسطرح اس قوم کو ہدایت دے جس نے ایمان لانے کے بعد کفر کردیا۔ حالانکہ انہوں نے گواہی دی۔ کہ رسول حق ہے۔ اور ان کے پاس دلائل بھی آگئے۔ اللہ ایسے ظالموں کو کبھی بھی ہدایت نہیں دیگا۔ یہاں خدا تعالیٰ نے رسول کریمؐ کو وہ رسول پیش کیا ہے۔ جس کی بابت نبیوں سے عہد لیا گیا۔ کہ اس کو ماننا اور اس کی مدد کرنا۔

ایسا ہی اس نبی کریم رسول رب العالمینؐ نے اپنے ایک عظیم الشان نائب کی خبر دی اور فرمایا۔ کہ وہ امت کیسے ہلاک اور تباہ ہو سکتی ہے کہ جسکے اول میں میں ہوں۔ اور آخر میں مسیح موعود اور مہدی مسعود ہے۔ اور مسلم میں اسکی نسبت فرمایا۔ کہ وہ نبی اللہ ہے رسول کریمؐ نے کبھی کسی خلیفہ کے متعلق نبی کا لفظ نہیں فرمایا صرف حضرت صاحب مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے نبی فرمایا۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علے الدین کلہ ولو کرہ المشرکون میں فرمادیا۔ کہ وہ مسیح موعود رسول ہے اور ہدایت اور دین حق ایسکے پاس ہے۔ اور اسکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دین حق کو تمام ادیان پر غالب کریگا۔ اور نبی کریمؐ نے فرمایا۔ کہ لیس بینی و بینہ نبی۔ کہ میرے اور اس مسیح کے درمیان کوئی نبی نہیں جب ہم آیت استخلاف پر غور کرتے ہیں۔ تو بعینہ اس عہد کو میثاق النبیین کے مطابق پاتے ہیں۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً۔ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے کامل الایمان اور عمل صالح والوں کو وعدہ دیتا ہے کہ وہ انکو زمین میں خلیفہ بناتا رہیگا جیسا کہ وہ ان سے پہلوں کو خلیفہ بناتا رہا ہے۔ اور انکے لئے انکے دین کو مستحکم کردیگا۔ جو اسنے انکے لئے پسند فرمایا ہے اور انکے خوف کو امن سے بدل دیگا۔ وہ خلفاء اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرینگے۔ اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرینگے ان انعاموں کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی اس کے بعد کفر کریگا۔ تو وہ لوگ فاسق اور عہد شکن ہونگے۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان خلفاء کے منکرین کا کیا حشر ہوگا۔ لا تحسبن الذین کفروا معجزین فی الارض وماواھم النار ولبئس المصیر۔ تو مت سمجھ ان لوگوں کو جنہوں نے خلافت کے ماننے سے انکار کیا ہے کہ وہ زمین میں خدا کے خلفاء کو عاجز کردینگے۔ ہرگز نہیں انکا ٹھکانا آگ ہے۔ اور وہ بہت بری جگہ ہے اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفاء کے منکرین کبھی بھی خلفاء کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہونگے بلکہ ہمیشہ وہ انکے سامنے ذلیل اور خوار ہو جائینگے۔ وہ اس دنیا میں حسد اور کینہ کی آگ میں جلتے رہینگے۔ اور آخرت میں تو انکو آگ کا عذاب ملے ہی گا۔ جیسا کہ تمام انبیاء علیہم السلام اپنی امم کو وصیت فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب وہ رسول آوے تو ضرور اسکو ماننا۔ اور اسکے ساتھ ہوجانا۔ ایسا ہی رسول کریمؐ نے خیر الامم کو یہ وصیت فرمائی۔ کہ جب مسیح موعود تم میں تشریف لاوے تو ضرور اسکو ماننا اور میرا سلام اسکو پہنچا دینا۔ اور تمام اولیاء امت اسکی زیارت کی آرزو کرتے کرتے گذر گئے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ میں امت کے اول حصہ میں ہوں اور وہ امت کے آخر میں ہوگا۔ اور پھر یہ بھی فرمادیا کہ وہ شادی کریگا۔ اور یولد لہ اور اسکو ایک عظیم الشان بیٹا دیا جاویگا۔ تو صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ خاتم الخلفاء ہیں جیسا کہ آپکے آقا نامدار خاتم الانبیاء ہیں جسکو بالفاظ دیگر ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ رسول کریمؐ تمام نبیوں کے کمالات کے جامع ہیں۔ ایسا ہی وہ خلافت کے کمالات کا جامع ہوگا۔ اور اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپ آخری خلیفہ ہیں۔ اور آپ کے بعد اور کوئی خلیفہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ رسول کریمؐ کے فرمان عولد لہ کے خلاف ہے۔ اور نیز حضرت مسیح موعودؑ کے الہام کے خلاف ہے کیونکہ آپ کے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۲ میں صاف لکھدیا ہے کہ میری نسل میں سے میرا جانشین ہوگا۔ اور سبز اشتہار میں لکھدیا ہے کہ دوسرا طریقہ انزال رحمت ارسال رسل انبیاء و اولیاء اور خلفاء کا ہے سو یہ دوسری شق بشیر ثانی کے ذریعہ سے پوری ہوگی۔ اور پسر موعود کے متعلق صاف اشتہارات میں لکھا۔ کہ وہ مارچ ۱۸۸۶ء سے نو سال کے اندر پیدا ہوگا۔ اور تریاق القلوب کے صفحہ ۴۱ میں لکھا ہے کہ اب وہ نویں سال میں ہے اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۷ و ۳۶۳ میں صاف فرمادیا کہ وہ محمود ہے۔ اور وہ زندہ ہے۔ اور اب وہ تیرہویں سال میں ہے۔ اور دوسرے آخر زمانی میں فی حد ذاتہ کوئی کمال اور خوبی نہیں ہے۔ کمال تو اسی میں ہے کہ تمام خلفاء کے کمالات کے آپ جامع ہیں یہانتک کہ آپ نبی ہیں۔ اور کسی اور خلیفہ کو نبی کے لفظ سے نہیں پکارا گیا۔ اور کیا ہی عجیب اور لطیف بات ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق خطبہ الہامیہ میں یہی بات لکھی ہوئی موجود ہے۔ جو چاہے اس کے صفحہ ۳۵ میں دیکھ سکتا ہے۔ اور یہ خطبہ الہامی طور پر حضرت مسیح موعودؑ کی زبان پر جاری ہوا تھا۔ اور میں خود اس وقت بحمد اللہ موجود تھا۔ جبکہ آپ نے مسجد اقصیٰ میں فی البدیہہ پڑھا تھا۔ آپکی آواز بالکل معمول سے نرالی تھی۔ آہ کیا وہ پاک دن تھا۔ جب آپنے یہ خطبہ پڑھا تھا اللھم صل علیہ وعلے اتباعہ الی الیوم القیامۃ۔ سنئے آپ فرماتے ہیں وانی علی مقام الختم من الولایۃ کما کان سیدی المصطفیٰ علی مقام الختم من النبوۃ وانہ خاتم الانبیاء وانا خاتم الاولیاء لا ولی بعدی الا الذی ھو منی وعلی عہدی وانی ارسلت من ربی بکل قوۃ وبرکۃ وعزۃ وان قدمی ھذہ علی منارۃ ختم علیھا کل رفعۃ فاتقوا اللہ ایھا الفتیان واعرفونی واطیعونی ولا تموتوا بالعصیان وقد قرب الزمان وحان ان تسئل کل نفس وتدان۔ اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالا ہوں جیسا کہ ہمارے سردار آنحضرتؐ نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا۔ اور میرے عہد پر ہوگا۔ اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کیساتھ بھیجا گیا ہوں۔ اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے کہ اسپر ایک بلندی ختم کی گئی ہے پس خدا سے ڈرو۔ اے جوان مردو اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر مت مرو۔ اور وہ زمانہ نزدیک آگیا ہے۔ اور وہ وقت نزدیک ہے۔ کہ ہر ایک جان اپنے کاموں سے پوچھی جائے۔ اور بدلہ دی جائے۔ (ترجمہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے)

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ۲۸ - سورۃ منافقون بقیہ رکوع اول

اس کو سنتے ہیں کہ شاید یہ کوئی عمدہ بات کہنے لگے ہیں۔ تسمع سے مراد رسول کریم ہی نہیں بلکہ سب صحابہ مراد ہیں یا جس مجلس میں ایسے منافق ہوں۔

كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ط اس کے دو معنے ہیں۔ گویا وہ لکڑیاں ہیں ٹیک لگا کر کھڑی کی گئیں۔ اور مطلب یہ ہے (۱) کہ تکبر سے بیٹھتے ہیں۔ اِدھر اُدھر نہیں دیکھتے چھاتیاں نکال کر ٹیک لگا کر مجالس میں رُعب کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اور یوں وقار کے ساتھ بیٹھتے ہیں جیسے لکڑیاں رکھی ہوئی ہیں کہ ادھر ادھر متوجہ ہوتے ہی نہیں۔ لیکن ان کے بیچ کچھ نہیں اور کچھ نہیں سمجھتے (۲) گو ان کے اجسام کو دیکھ کر تو ہر شخص یہ قیاس کرتا ہے کہ بڑے بزرگ لوگ ہیں۔ ان سے زیادہ اہل الرائے اور کون ہوگا۔ لیکن بات یہ ہے کہ یہ ایسے احمق ہیں کہ بات کو سمجھتے ہی نہیں۔ اور علوم دین سے قطعاً ناواقف ہیں۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ خوب بات کو سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ دراصل بے جان اشیاء کی طرح صحبت رسول سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھاتے۔

يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ط یہ منافقوں کی نشانی ہے کہ ذرا کسی نے بات کی پس کہہ اُٹھتے ہیں کہ یہ ہمارے متعلق باتیں کی جا رہی ہیں اور ہمارے خلاف کوششیں ہو رہی ہیں۔

هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ط پس ایسے لوگوں سے قطع تعلق کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ دشمن ہوتے ہیں۔ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ o اللہ تعالےٰ ان کو ہلاک کرے کہاں سے یہ پھیرے جاتے ہیں۔

خداوند تعالیٰ نے منافق لوگوں کی یہ نشانیاں بتائی ہیں (۱) ظاہری شکل وشباہت میں اپنے آپ کو وجیہ ثابت کرتے ہیں جسے دیکھ کر لوگوں پر رُعب پڑ جاتا ہے (۲) باتیں چرب زبانی سے کرتے ہیں (۳) مجلسوں میں اکڑ کر اور ٹیک لگا کر بیٹھتے ہیں۔ یا بظاہر وہ غور کرتے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ نہیں سمجھتے۔ (۴) ذرا بات کرو۔ جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہمارے خلاف باتیں کرتے ہیں۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُونَ o یہ ان کی تکبر کی نشانی ہے۔ کہ جب انکو کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول سے دعا منگوا لو تو انکار کر دیتے ہیں اور تکبر کی وجہ سے دُعا نہیں کرواتے۔ ایک شخص کو کسی نے کہا کہ ہم تو آپ کے لئے دُعا ہی کرتے ہیں کہ خدا آپ کو ہدایت دے (موجودہ فتنہ کے متعلق) تو وہ غصے ہو کر کہنے لگا کہ کیا میں ہدایت پر نہیں ہوں جو اب تم دعا کرتے ہو۔ تم نے میری ہتک کی ہے۔ مجھے یہ کہنا کہ خدا آپ کو ہدایت دے۔ میری توہین ہے۔

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ o ایسے لوگوں کے لئے برابر ہے کہ تو نے ان کے لئے استغفار کیا یا نہ کیا۔ اللہ ان کو کبھی نہیں بخشے گا۔ فاسق انسان جب خود نہیں عفو طلب کرتے تو اللہ کو کیا ضرورت ہے کہ ان کو معاف کرے۔

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُولُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ط وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ o یہ منافقون نے مشورہ کیا تھا کہ مہاجرین کی مدد نہیں کرنی چاہیئے۔ پھر وہ تنگ ہو کر چلے جائیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الرحمۃ کے زمانہ میں ایک شخص کا خط آیا۔ کہ قادیان میں لوگ مُفت کھانا کھا کر بے کار بیٹھے رہتے ہیں۔ اُن کا کھانا بند کر دینا چاہیئے۔ اب کہتے ہیں کہ چندے بند کر دو۔ بھاگ جائینگے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔ انکو کیا خبر ہے ہمارے خزانے بہت وسیع ہیں۔ حضرت صاحب سُنایا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ نے حکم دیا کہ بعض نوکروں کو موقوف کر دو۔ کیونکہ خزانے پر بہت بوجھ پڑ رہا ہے رات کو اُس نے خواب میں دیکھا کہ اس کے خزانے سے فرشتے روپوں کی گاڑیاں بھر بھر کر لیجا رہے ہیں اُس نے پوچھا کہ کہاں لے جاتے ہو تو انھوں نے جواب دیا کہ جہاں جہاں یہ آدمی جن کو تم نے موقوف کیا ہے جائینگے وہاں ہی ان کے لئے یہ روپے لیجائینگے۔ صبح اُس نے حکم دیا کہ کسی کو موقوف نہ کیا جاوے یہ تو خدا کا بڑا احسان ہے کہ میری معرفت ان کو رزق دے رہا ہے۔

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر پر تھے۔ کہ ایک کنوئیں سے پانی نکالنے پر ایک مہاجر نے ایک انصار کی پیٹھ پر لات ماری۔ مہاجر نے مدد کے لئے مہاجرین کو پکارا۔ اور انصار نے انصار کو آواز دی۔ لڑائی کا خطرہ ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شور سُنکر دریافت کرایا اور منع فرمایا کہ ان جہالت کی باتوں کو جانے دو۔ عبداللہ بن ابی نے کہا کہ ہم نے ان مہاجروں کو روٹیاں کھلا کھلا کر پالا ہے اور ان کی ہر قسم کی مدد کی ہے۔ ہم اعز ہیں اور یہ اذل۔ مدینہ میں چل کر ان کو نکال دینگے۔ یہ بات زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے سنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ آپنے عبداللہ کو بُلا کر پُوچھا تو اس نے کہا خدا کی قسم میں نے یہ نہیں کہا۔ چونکہ وہ ایک جماعت کا سردار اور بارعب آدمی تھا۔ اس لئے زید رضی اللہ عنہ کی روایت اگرچہ ٹھیک تھی لیکن مانی نہ گئی اور لوگوں نے کہا کہ کیا عبداللہ جیسا معتبر آدمی جھوٹ بول سکتا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے اصل واقعہ سے اطلاع فرمائی۔ اور بتلایا کہ یہ جھوٹا ہے اس نے ایسا کہا تھا اور جو منافق ایسا کہے گا۔ ہم اُسے ذلیل کر دینگے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ o کہ عزت تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور پھر اس کے رسول کے لئے۔ اور پھر جو خدا اور اس کے رسُول کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے ہے۔ منافقوں کے لئے تو ذلت ہی ذلت ہے۔ یہ صرف دعوے ہی نہ تھا۔ اس بات کو مجلس میں پورا کر دکھا دیا۔ عبداللہ بن ابی کے بیٹے نے اس کو گردن سے پکڑ لیا اور کہا کہ کہو عزت رسول اللہ کے لئے ہے اور میں ذلیل ہوں یہ بات کہلوا کر ہی چھوڑی۔ تکبر کرنے والے کو خدا تعالےٰ اپنے آدمیوں سے ہی ذلیل کروا دیتا ہے کبھی تکبر نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر ترقی ہو تو خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ میں تو کسی قابل نہیں ہوں یہ خدا کا فضل ہی ہے کہ مجھے ترقی نصیب ہوئی ہے۔ اور اگر تنزل ہو تو راضی برضا اور صابر ہونا چاہیئے۔ کہ مجھ میں ہی کوئی نقص ہے جس کی وجہ سے مجھے تنزل ہوا ہے

ورنہ خداوند تعالےٰ کو کیا ضرورت تھی۔ یہی ایک طریق ایسا ہے جس سے انسان دُنیا میں آرام اور خوشی سے رہ سکتا ہے ورنہ جو لوگ دعوےٰ کرتے ہیں وہ ذلیل ہو جاتے ہیں ؛

سُورۂ منافقون رکوع دوم

۲۰-اپریل سنہ ۱۹۱۴ء

ہر ایک کام کے لئے اپنے اوقات کی تقسیم کرنی چاہیئے۔ جو لوگ اپنے کاموں میں وقت کی مناسب تقسیم نہیں کرتے۔ وہ کبھی کسی کام میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب وہی ہوتے ہیں جو مناسب وقت کام میں صرف کرتے ہیں۔ مثلاً کھیل اور تعلیم ہی ہے۔ اگر کوئی طالب علم تمام دن کھیل کود میں ہی مشغول رہے اور پڑھائی کا نام نہ لے تو وہ فیل ہو جائے گا۔ اور اگر وہ تمام دن پڑھائی میں لگا رہے اور ورزش کے لئے کوئی وقت مقرر نہ کرے تو بیمار ہو جائے گا۔ پھر پڑھائی کے کتنی ایک مضمون ہیں۔ اور ان کے لئے تجربہ کار اُستادوں نے ضرورت کے مطابق اوقات مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اگر اس کی خلاف ورزی کیجائے۔ اور جس مضمون کے لئے تین گھنٹے ہیں۔ اُس پر دو صرف کئے جاویں۔ اور جس پر دو گھنٹے صرف کرنے چاہیئیں۔ اس پر تین گھنٹے کر دئے جائیں۔ تو اس کا نتیجہ ناکامی ہی ہوگی۔ انسان کو ہر ایک کام کی عظمت اور اہمیت دیکھ کر اپنے اوقات کی تقسیم کرنی چاہیئے اور پھر قاعدے کے مطابق کام پر لگ جانا چاہیئے۔ ایسا آدمی ضرور کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اسی بات پر متوجہ کیا ہے کہ تم اپنے کاموں کی اہمیت دیکھ کر ان کے لئے وقت مقرر کرو۔ مسلمان اسی قاعدے کو ترک کرنے کی وجہ سے تباہ ہو گئے ہیں کیونکہ جس طرف متوجہ ہوئے اُسی طرف لگ گئے اور کسی اور چیز کی پرواہ نہ کی۔ لکھنؤ کی لائبریری میں میننے ایک تصویر دیکھی۔ کہ نواب اور دوسرے اہل دربار نے مُرغے اُٹھائے ہوئے ہیں۔ اور ایک درباری اور ایک انگریز مرغوں کو لڑا رہے ہیں۔ مسلمان امراء کو اگر مرغوں اور بٹیر بازی کا شوق ہوا تو دن رات انہیں میں مشغول ہو گئے۔ اور دور دور سے ان کی تلاش کروائی جا رہی ہے۔ دہلی میں مجھے ایک نواب صاحب کے ایک اہلکار ملے۔ کہنے لگے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ اچھے کبوتر تلاش کر کے لاؤ۔ گویا نوابی کا یہی ایک کام ہے۔ میننے دہلی میں دیکھا ہے بعض لوگ کبوتر اُڑاتے ہیں۔ صبح سے شام تک ہو ہو کرتے رہتے ہیں۔ کوئی اور فکر نہیں ہوتا۔ نہ معلوم ان لوگوں کو اس میں کیا مزا آتا ہے۔ کھیل سے مانا کہ دل خوش ہوتا ہے لیکن اس میں مفید و غیر مفید اور وقت کی پابندی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح دیگر کاموں میں بھی وقت کی تقسیم نہایت ضروری امر ہے۔ دین کے کاموں میں بھی وقت مقرر کر کے ان کی پابندی کرنی چاہیئے۔ اسلام ہرگز یہ حکم نہیں دیتا کہ تمام دن رات نمازیں ہی پڑھتے رہو۔ یا سارا سال روزے رکھو۔ لیکن یہ بھی نہیں کہے گا کہ ہر وقت دنیا کے کاموں میں ہی مشغول رہو۔ اور سارا دن انہی میں لگے رہو ؛

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ

مال اور اولاد کی فکر کرنا اچھی بات ہے لیکن ایسا نہ ہونا چاہیئے کہ یہ تم کو دین سے غافل کر دیں۔ اور تم دنیا میں ہی مشغول رہ کر دین کی طرف مطلق توجہ نہ کرو۔ اللہ تعالےٰ مال اور اولاد کی فکر اور تردد سے منع نہیں کرتا۔ لیکن دین کے اوقات کی بھی پابندی کروانا چاہتا ہے۔ مال اس طرح دین سے غافل کرتا ہے (۱) کہ تجارت میں لگے رہے نماز کا وقت گیا نماز کی پرواہ نہ کی (۲) مال کے بڑھانے کے لئے ناجائز کوششیں شروع کر دیں رشوت لینے لگ گئے یا چوری کرنے لگے۔ اور مال کی وجہ سے اللہ کو چھوڑ دیا۔ اولاد اس طرح دین سے غافل کرنے کا باعث ہوتی ہے کہ عورت بچے کا مُونھ دھلا رہی ہے یا دودھ پلا رہی ہے۔ نماز کا وقت آگیا۔ اور وہ اس وجہ سے نماز نہیں پڑھتی کہ بچے کو تکلیف ہو گی۔ اولاد کے غافل کرنے کے اور بھی مختلف طریقے ہیں۔ مثلاً اگر کسی دینی کام کے لئے چندہ مانگا جائے تو کہتے ہیں کہ لڑکوں کی تعلیم کا بڑا خرچ ہے اسلئے گنجایش نہیں ؛

ایک قصہ مشہور ہے۔ واللہ اعلم سچ ہے یا نہیں کہ امام حسین نے حضرت علی رضؓ سے سوال کیا کہ آپ کو مجھ سے محبت ہے ؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ پھر پوچھا کہ آپ کو اللہ سے محبت ہے، آپ نے جواب دیا کہ ہاں! تو امام حسین نے کہا کہ پھر آپ تو شرک کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات نہیں تمہاری محبت اس وقت تک ہے جب تک کہ خدا کی محبت کے مقابلہ میں نہیں آتی۔ اور اگر کوئی ایسا موقعہ آیا تو میں تمہاری محبت کی کوئی پرواہ نہیں کرونگا۔ اسی طرح ہر ایک چیز سے مؤمن کو محبت ہونی چاہیئے۔ کہ جب تک وہ خدا کی رضامندی کے ماتحت ہے۔ محبت کرے۔ لیکن جس وقت خدا کی رضامندی نہ رہے تو کسی کی محبت کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اولاد کی خاطر لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور ان کے عیبوں اور جرموں کو غلط بیانی سے چھپاتے ہیں۔ لیکن مؤمنوں کا یہ کام نہیں ہوتا ؛

ہمارے ایک دوست کے لڑکے پر قتل کا مقدمہ بن گیا۔ انہوں نے جہاں تک واقعات ان کو معلوم تھے۔ سچ سچ بیان کر دیا۔ لوگوں نے بہت منع کیا کہ یہ بیان تو آپ کے لڑکے کو مُصیبت میں پھنسا دے گا۔ اُنھوں نے کہا خواہ کچھ ہی ہو میں جو کچھ معلوم ہے سچ سچ بیان کر دونگا۔ خدا تعالیٰ نے ان کو بھی سچا ثابت کر دیا اور بیٹے کو بھی بچا لیا۔ وہ اس امتحان میں پُورے اُترے اور اولاد نے ان کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کیا۔ جو لوگ خدا کے لئے اپنے اموال و اولاد کو قربان کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کبھی ان کے اموال اور اولاد کو ضائع نہیں ہونے دیتا ؛

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اولاد زیادہ ہے اور تنخواہ کم ہے۔ اگر رشوت نہ لیں تو گذارہ کس طرح کریں۔ ایک شخص مجھ سے بڑے پیچ در پیچ سوال کر کے رشوت کے متعلق پوچھتا رہا کہ اگر گذارہ نہ چلے تو پھر کیا کیا جاوے۔ میننے کہا کہ خدا ہر ایک کا رازق ہے۔ اور وہ خود سامان مہیا کر دیتا ہے لیکن جب اُس نے بہت اصرار کیا تو میننے کہا کہ تو جھوٹا ہے۔ خدا کا کہنا کبھی غلط نہیں ہو سکتا ؛

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ○

جو تم میں سے ایسا کریگا یعنے اموال و اولاد کی خاطر خدا سے غافل ہو گا۔ اس کو مال و اولاد کوئی نفع نہ دے گی۔ ایسی اولاد ہمیشہ شریر اور بدمعاش ہوتی ہے جس کو کہ حرام کا مال کھلایا جاوے۔ ناجائز مال بھی کبھی نفع رساں نہیں ہوتا۔ ایسے آدمی ہمیشہ ٹوٹا ہی پاتے ہیں ؛

وَأَنْفِقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ ○

اور خرچ کرو اس میں سے جو کچھ دیا ہے تم کو اللہ نے۔ پیشتر اس کے کہ تم کو موت آئے۔ جو لوگ بخل سے کام لیتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے راستہ میں اپنے مال خرچ کرنے سے پرہیز کرتے ہیں ان کو موت کے وقت فکر لگتی ہے اور کہتے ہیں کاش! الٰہی مجھے تھوڑی دیر تو ڈھیل دی جاتی تاکہ میں صدقے کرتا اور نیک کاموں میں مشغول ہو جاتا۔ بعض لوگوں کو مہلت بھی مل جاتی ہے یعنی وہ سخت بیماری سے بچ جاتے ہیں۔ لیکن پھر

ایک نہایت ضروری الہام

جوابی جواب کو اپنی خدمات کا ناز پاک نہیں ہونیکا ادعا اور منعم علیہ گروہ میں شمار ہونیکا مر ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کے مفصلہ ذیل الہام کو بغور مطالعہ کریں۔

"۲۰ مئی ۱۹۰۸ء شر الذین انعمت علیھم (ترجمہ) شرارت ان لوگوں کی جن پر انعام کیا تو نے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔۔۔ میں نے رات مجبت و کی (شیخ رحمت اللہ کو مخاطب کرکے) آپ کے لیے بھی دعا کی تھی پہلے تو ایک مشتبہ سا الہام ہوا معلوم نہیں کس کے متعلق ہے اور وہ یہ ہے "

دوستو! مقام خوف ہے۔ "راستباز بنو! اور تقوےٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ" ورنہ اس کے بعد دوسرا الہام ہے "میں ان کو سزا دونگا" الہی ہم بھی تیرے مسیح کی طرح اپنے غلطی خوردہ بھائیوں کے لیے "جو سب کے سب شیخ رحمت اللہ ہی تھے" دعا کرتے ہیں۔

خواجہ صاحب کی تازہ چٹھی

خلافت احمدیہ کے عنوان سے خواجہ صاحب نے ایک مضمون پیام میں چھپوایا ہے۔ اور اُس میں جیسا کہ اُن سے توقع تھی اپنی اور اپنے دوستوں کی خدمات حضرت صاحبزادہ صاحب کی عمر کے برابر قرار دیتے ہوئے ایک نہایت ہی گرا ہوا حملہ اپنے محسن اپنے مقتدا پر ان الفاظ میں کیا ہے۔ ہمارے ہاں سے ان کا تجہیز و تکفین پایا یعنی اپنی سب سے بڑی خدمت یا اپنا سب سے بڑا احسان یہ جتایا ہے۔ کہ حضرت میرزا صاحب کو کفن ہم نے اپنے پیسوں سے پہنایا۔ گو عند التحقیق یہ امر بھی غلط ثابت ہو جائے۔ مگر پھر بھی اپنے محسن پر اپنا یہ احسان جتانا ایک نہایت قابل شرم امر ہے۔ جو کبھی مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا۔ گوردا سپور کی مقدمہ میں کام کرنے کے احسانات کا جواب الحکم دے گا۔ کیونکہ وُہ یہ بھی جانتا ہے کہ اُس غیور انسان نے لللہ حق الخدمت آپکے ہاں پہنچانے میں بھی دریغ نہیں کیا۔ اور یہ لنڈن جانے کی شہرت اور کئی ہزار کے ابتدائی اخراجات بھی حضرۃ صاحبزادہ صاحب (جنھیں آپنے اخراجات میں اپنا محتاج بنایا ہے۔) کے ہاتھ پر بیعت کرنیوالے کی مہربانی کا نتیجہ ثابت ہوا۔ تو نادم ہونا پڑے گا۔ پھر اب جو آپ کو اور چاندوں کو کئی سو ماہوار ملتا ہے اس میں بھی کہیں بہت سے ان احمدیوں کا حصہ نہ ہو جو بیعت کر چکے ہیں۔ باقی وہ باتیں لکھی ہیں۔ جو خواجہ صاحب کی مداح بہت تفصیل سے پہلے ہی شائع کر چکے ہیں اور ہم ان کے جواب سے فارغ ہو چکے۔

دوسری خلاف توقع غلط بیانی یہ کی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ یا بقول خواجہ صاحب حکیم صاحب مرحوم کی بیعت ہم نے اسی اصول پر کی تھی (یعنی وہ مطاع نہیں) اور انھوں نے کل معاملات انجمن کے ہاتھ میں دیدیئے۔ کیوں صاحب اگر کل معاملات انجمن کے ہاتھ میں تھے تو آپنے سمجھی کہ پھر یہ دوبارہ بیعت کیوں کی تھی؟ اور آپکے دوستوں میں سے بعض جب انجمن پر خلیفہ کا ایک حکم نافذ نہ مانتے کے باعث جماعت سے نکالے جانے والے تھے تو کشمیر سے آپ کا تار کیوں آیا تھا۔ خدارا معاف کیجیئے۔ رحم فرمایئے تیسری بات آپنے لکھی ہے کہ کل احمدی چندہ صدر انجمن کو بھیجیں۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں۔ مگر آپکے دوست اسی پیام میں نوٹس دیتے ہیں کہ چندہ صدر انجمن قادیان میں نہ بھیجیں (پیام ۱۱۹) آپ پہلے انھیں سمجھائیں۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ خواجہ صاحب میدان جنگ میں مرنا چاہتے ہیں۔ مگر یہ جنگ غالباً اپنے مرشد زادہ سے ہوگی پھر یہ بھی تعجب ہے کہ خلیفہ سے اختلاف کے اصل کو مانتے ہوئے آپ اُس کے حلقہ اطاعت میں آنے سے انکاری ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب

مولوی محمد علی صاحب نے پہلے خلیفۃ المسیح کے فتوے کو فیصلہ کا مدار ٹھہرایا لیکن جب اس میں بات بنتی نظر نہ آئی۔ تو فرمانے لگے حضرت اقدس کی تحریر موجود ہے لیکن جب اُس کے مطابق کثرت رائے ادھر ہو گئی تو اب اس انجمن کی کارروائی کو جوان کے عقیدہ میں مسیح موعود کی جانشین ہے۔ دھڑہ بندی اور سلسلہ کی تباہی کا سامان فرماتے ہیں اور باوجود حضرۃ اقدس نے اسی تحریر میں لکھا ہے کہ کثرت رائے کا فیصلہ قطعی ہے اور انجمن خلاف منشاء میرے ہرگز نہ کرے گی۔ آپ ایک فیصلہ اپنے نفس کے خلاف ہو جانے کے خوف سے کہتے ہیں۔ کہ یہ فیصلہ کسی طرح قابل تسلیم نہیں اور قطعی ناجائز ہے اور قوم عملی رنگ میں اسے تسلیم نہ کرے (حالانکہ کوئی ایسا فیصلہ ابھی ہوا بھی نہیں) سبحان اللہ یہ اس شخص کی تحریر ہے جس نے حضرۃ اقدس کی تحریر کے فوٹو چھپوائے۔ اگر کسی اس قسم کی تجویز سے انجمن کی جڑھ کٹتی ہے تو یہ جڑھ چھ سال قبل کٹ چکی ہے۔ کیونکہ خلیفہ اول کے احکام اور انجمن کے کاغذات میں اس کا بار بار ذکر شاہد عدل ہے اب مولوی محمد علی صاحب مجلس معتمدین کے نو ممبروں اور جماعت کے ان قریباً دو ثلث جماعت کے ۹۵ حصہ کے نمایندوں کو جو پاک عنصر اور منصوبہ باز حضرت مسیح موعود کے پودے کو جڑھ سے اکھیڑنے والے کہتے ہیں۔ یہ گالیاں ناقابل برداشت ہیں۔ مگر ہمارے دوست صبر کریں۔ فان اللہ مع الصٰبرین

ماسٹر صدر الدین صاحب

پیام میں یہ لکھا گیا کہ لاہوری بزرگوں نے جب حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کی تذلیل ہوتے دیکھی تو ان سے برداشت نہ ہو سکا (پیام ۱۱۹) اور مجلس معتمدین کے اجلاس سے اٹھ آئے تو ہم نے الفضل میں لکھا کہ یہ غلط ہے بلکہ یہ بزرگ اپنے آوردہ ماسٹر صدر الدین صاحب کے سیکرٹری شپ کے معاملہ پر اٹھے تھے۔ چنانچہ پیام ۱۱۹ میں اس بات کو تسلیم کر کے اپنی پہلی غلط بیانی کو مان لیا ہے۔ ملاحظہ ہو عبارت:۔

"جب صاحبزادہ صاحب اور نواب صاحب اور اُن کے رفقاء نے یہ چاہا۔ کہ صدر الدین کو سیکرٹری کے عہدہ سے علیحدہ کیا جائے تو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے یہ عرض کیا۔ کہ بے قاعدگی ہے × × × چونکہ مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء کی اس عرضداشت کو روک دیا گیا۔ اور اس بے قاعدگی کو جائز رکھا گیا۔ وہ اٹھ کر چلے گئے۔"

حالانکہ مولوی بشیر علی صاحب کی رُخصت منسوخ ہونے پر یہ سوال لازمی تھا۔ کہ انھیں اپنے عہدوں پر بحال کیا جائے۔ پھر چونکہ انجمن میں دھڑہ بندی پر کارروائی نہیں ہو رہی تھی۔ اس لیے بپاس خاطر یہ سوال روک دیا گیا۔ ہاں اک دُوسرا سوال تھا کہ ماسٹر صدر الدین صاحب نے دیدہ دانستہ بعض ممبروں کے کاغذات پیش نہیں کیے۔ انہیں تنبیہ کی جائے۔ سو یہ سوال بھی نہایت شرافت سے طے ہوا۔ اور باوجودیکہ بہ اصطلاح پیامیاں اسوقت مسیح موعود کی قرابت کے مجرم ممبر ہی بیٹھے تھے۔ پھر بھی ماسٹر صدر الدین صاحب سے چارج نہیں لیا گیا اور صرف اتنے پر اکتفا ہوا کہ کاغذات پھر پیش کر دیں۔

مولوی بشیر علی صاحب کا عہدہ واپس دلانے کا نام اپنی موقوفی کا سوال رکھنا بالکل غلط ہے۔ اور ممبروں کی شرافت کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے اُن کا نام بھیڑیا رکھنا افسوسناک ہے۔ کیا حضرت صاحبزادہ صاحب بھیڑیا ہیں۔ جن کو خدا نے اپنے کلام میں فرمایا۔ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ کیا مولانا محمد احسن صاحب بھیڑیا ہیں جن کی خدمات کی شہادت خدا نے دی ؎

از پئے آں محمد احسن را | تارک روزگار مے بینم

کیا نواب محمد علیخاں صاحب بھیڑیا ہیں۔ جن کو خدا نے حجۃ اللہ فرمایا۔ اور مسیح موعود نے اپنی فرزندی میں قبول کیا۔ کیا مولوی شیر علی صاحب ایسا فرشتہ بھیڑیا ہے۔ کیا خدا کے مسیح کا فرزند صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب (قمر الانبیاء) بھیڑیا ہے کیا خلیفہ رشید الدین صاحب ایسا نیک دل بھیڑیا ہے۔ ایک شخص کا جو مسیح موعود کے فیض صحبت میں تربیت پانے سے بہرہ مند ہو۔ ان بزرگوں کو بھیڑیا کہنا جسور درجے کی زبان درازی ہے۔ ایسے لوگوں سے الفضل عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ الحق کو خاصہ تجربہ ہے۔ وہی جواب دے گا۔

ہائی سکول

موجودہ تعداد طلباء ہائی سکول	۳۴۸
ابتداء ۱۹۱۳ء یعنی گذشتہ سال سکول چھوڑنیوالے	۷۵
ابتداء ۱۹۱۴ء یعنی موجودہ سال سکول چھوڑنے والے	۲۷

اس سال جتنے داخل ہوئے (۵۰) فخر الدین قادیان

پیام کا حملہ ہائی سکول کے سٹاف پر

پیام میں ایک ایڈریس چھپا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ جب لڑکوں نے اپنے اُستادوں کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ جلسہ میں مناسب تقریر فرماویں تو قریباً سب نے انکار کیا اور ایسے جلسوں کی مخالفت کرنے کی کوئی وجہ سوائے تنگ خیالی کے نہیں اور اسلامی اخلاق کی وسعت سے ہرگز یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ سینہ کی تنگی اور طبیعت کا انقباض انکی طرف سے پیش ہو گا یعنی سوا ایک مسیح القلب بزرگ کے تمام سٹاف تنگ دل اور اسلامی اخلاق کی وسعت سے بے بہرہ ہے اسیواسطے جو کچھ مجمع کو ایڈریس سنایا گیا وہ صرف ایک شخص کے ذاتی خیالات ہیں اور دوسرے استاد لوگوں کے خیالات انکے داغوں میں محفوظ رہے ❖

ہمارے خیال میں ایک شخص دوسروں کو تنگ دل اور اسلامی اخلاق سے بے بہرہ کہنے کے بغیر بھی اپنی خاص گفتاری اور مسیح القلبی کی امتیازی خصوصیت کا ثبوت دے سکتا ہے ❖

اصل بات یہ ہے کہ اسوقت کہ یہ مضمون الفضل میں لکھا جارہا ہے نہ تو مولوی صدرالدین صاحب کی رخصت منظور ہوئی ہے نہ کوئی استعفا انکی طرف سے پیش ہوا۔ پس جب اُستادوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کیوں جاتے ہیں آیا ان کو علیحدہ کیا گیا ہے یا استعفا دیا ہے وہ کیا ایڈریس دیتے اور رخصت کی صورت میں ایڈریس کی ضرورت نہ تھی اگر یہ کہا جائے کہ ماسٹر صدرالدین صاحب نے فی الحال رخصت لی تو رخصت کی منظوری کا ثبوت چاہیئے جو ۲۰- اپریل تک ابھی منظور نہیں ہوئی نہ مجلس میں پیش ہوئی۔ اور اب واپسی کا ارادہ نہ تھا تو یہ ارادہ انہوں نے پبلک نہیں کیا تھا۔ دوم یہ سمجھنا ان کے اخلاق پر ایک حملہ تھا کیونکہ تمام دنیاوی فوائد پر لات مارنیوالے انسان کے لئے یہ بہت گری ہوئی بات ہے کہ وہ دل میں تو سکول سے علیحدگی کی نیت رکھتا ہو۔ اور بظاہر دو تین ماہ کی رخصت لے تاکہ پوری تنخواہ یا نصف تنخواہ وصول کر سکے اگر سکول چھوڑنا تھا تو صاف طور پر استعفا دیدینا تھا پھر ایڈریس کا سوال بھی قابل غور ہو سکتا تھا جب استعفا بھانہ علیحدگی تو ایڈریس کیا دیا جاتا بہرحال ایڈریس کی دعوت ایسے کا ہے کہ ایڈریس دینے والے کو اقرار کرنا پڑا۔ یہ سٹاف کی طرف سے نہیں صرف میرے ذاتی خیالات ہیں ❖

دوسرا حملہ یہ ہے کہ جو کام مسیح موعود کی قوت قدسی اور خلیفۃ المسیح کے مسلسل مواعیظ نہ کر سکے وہ ہیڈ ماسٹر نے کر دیا یعنی "اوقات کی پابندی اور اپنے فرائض کی ادائگی میں تن دہی کا عادی بنانا" جو بیجا کے مقامی حالات کے اعتبار سے جوئے اور بھرتیوں کے قلعوں کو فتح کرنے اور واٹرلو کے میدان میں ولنگٹن کی ڈیوٹی انجام دینے کے برابر تھا" یعنی سٹاف باوجود احمدی ہونے اور حضرت مسیح موعود و خلیفۃ المسیح کی صحبتوں سے تربیت یافتہ ہونے کے اوقات کی پابندی اور فرائض کی ادائگی میں تن دہی سے اسقدر بے بہرہ تھا کہ اسمیں یہ صفت پیدا کرنا جوئے اور بھرتیوں کے قلعہ فتح کرنے کے برابر تھا اور یہی مقامی حالات کے اعتبار سے یعنی قادیان کا رہنا اور قادیان کی صحبت انسان کو فرائض کی ادائگی سے سُست کر دیتی ہے اور اوقات کا پابند نہیں رہنے دیتی۔

لاحول ولا قوۃ اس سے بڑھ کر ہمارے نزدیک سلسلہ احمدیہ اور امام کی شان میں گستاخی اور پھر ان کے متبعین کے لئے کوئی رنج دہ بات کیا ہوگی۔ ہمارے خیال میں تو ایک **احمدی** کو پھر قادیان میں اوقات کا پابند یا فرائض کی ادائگی میں تن دہی سے کام لینے والا بنانا اسقدر آسان ہو کہ یقیناً یقیناً دنیا میں اور کوئی ایسا مقام نہیں اگر اس کے خلاف کسی کا عقیدہ ہے تو ہو۔ ہمارا یہی اعتقاد ہے اور یہی ❖

نذرانہ کا روپیہ

پیام ۱۲ میں دعوٰے کیا گیا ہے کہ جو کہ حضرۃ خلیفۃ المسیح علی طور پر صدر انجمن احمدیہ کو حضرۃ مسیح موعود کا جانشین سمجھتے تھے اسلئے نذرانہ کے طور پر جسقدر روپیہ انکو وصول ہوتا وہ صدر انجمن کے حوالے کرتے رہے اور ایک پیسہ یا کوڑی تک بھی آپنے لینا گوارا نہیں کیا۔

اب اس دعوٰی کے نقض کیلئے ہمارے ذمہ صرف اتنی بات تھی کہ ہم ثابت کر دیں کہ بعض اوقات نذرانہ کا روپیہ آپنے نہیں دیا۔ مگر ناظر صدر انجمن احمدیہ نے شہادت دی کہ "جہاں چاہو خرچ کرو" کی تحت جتنی رقمیں موصول ہوتی تھیں انہیں سو حضور نے کوئی پیسہ انجمن کے خزانے میں نہیں دیا تھا اور ہیڈ کلرک صاحب نے حلفیہ شہادت دی کہ آخری ایام عمر میں نذرانہ کا روپیہ مرزا یعقوب بیگ صاحب مولوی محمد علی صاحب کی معرفت وصول ہوتا رہا اگر حضرت خلیفۃ المسیح ایک کوڑی تک بھی لینا گوارا نہ کرتے تھے تو پھر یہ روپیہ ان صاحبوں کے پاس ہے اب اس کے مقابلہ میں ایک سروباء تحریر شائع کرنا اور دسمبر ۱۹۰۸ء کا حوالہ دینا غلطی ہے کیونکہ اول ایک روپیہ کے نہ لینے سے یہ نہیں ثابت ہو سکتا کہ آپنے کبھی کوڑی تک نہیں لی۔ دوم یہ ثبوت حلفیہ در کار ہے کہ کہنے والے نے عرض کر دیا تھا کہ یہ نذرانہ ہے چندہ نہیں سوم یہ کہ پیش کرنیوالے کی یہ بات حضور نے سُنی بھی تھی۔ چہارم یہ کہ حضور پیش کرنیوالے پر راضی بھی تھے اور محبت رکھتے تھے ممکن ہے واقعہ ہی نہ ہوں کیونکہ آپ ایک خط میں لکھتے ہیں "مجھے آپ سے محبت ہے ثبوت ہے کہ میں نے آپکے ہدایا کو ہمیشہ محبت سے قبول کیا جس سے مجھے رنج ہوتا ہے میں قطعاً اس کے ہدیہ کو نہیں لیتا" فرالذین پس یہ ہدیہ نہ لینے سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ان پر ناراض تھے۔ پنجم یہ کہ جب تک انجمن کے جنس ممبر دینے الہام نہ شود تب تک اس وقت کا سوال نہیں اور یہ دسمبر ۱۹۰۸ء کا ذکر ہے اور ہم تو اس وقت کا ذکر کرتے ہیں جب حضور کو یقین ہو گیا کہ انہیں سے بعض ممبر و مرتبہ دانستہ آپ پر اعتراض کرتے ہیں تو آپنے نذرانہ انجمن میں نہ دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی اپنی شہادت پیش کر سکتے ہیں جسمیں آپنے فرمایا کہ میں نذرانہ انجمن کو نہیں دیتا پس جب اس قسم کے حالات اب بھی موجود ہیں تو یہی دستور العمل رہیگا اور یہ انجمن کا حق ہی نہیں اور خلیفۃ المسیح نے علاوہ سے جو فتوے دیا تھا وہ بھی یہی ہے کہ نذرانہ بیشک خلیفہ کا ہے باقی اپنی معرفت خرچ کرنا یہ اور بات ہے اور نذرانہ وصول کر کے انجمن میں بھی بطور عطیہ داخل ہیں اگر جمع کرا دیتے تو یہ اور بات ہے۔ ۹۰۰۰؍ کی رقم کے متعلق بھی یہی پیام میں لکھا ہے کہ جب حضور کو کہا گیا کہ جہاں چاہیں خرچ کریں تو پھر آپنے لیا یا نہیں دکھانا ثابت کیا کہ آپنے انجمن میں جمع کرا دیا۔ پھر یہ تحریریں نیست لکھی گئی وہ اس سے ظاہر ہے کہ دو شخص آمنے سامنے میز پر بیٹھے ہیں اور خط و کتابت کرتے ہیں حالانکہ واقعہ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک انہیں سے شاید گریبوں کی وجہ پہاڑ پر ہے۔ یہ تحریر ۲۵- اپریل ۱۹۱۴ء کی ہے اب حضرت خلیفۃ المہدی نے عصر کے درس میں تفصیل تقریر فرمائی اور کئی لوگوں نے اُٹھ کر شہادت دی کہ حضرت خلیفہ اول نے نذر کا روپیہ اپنے ذاتی کاموں پر خرچ کیا ❖

کیا ٹریکٹ شوری کے لئے تھا؟

پیام لکھتا ہے کہ چونکہ بلحاظ عقاید اور اصول کے جماعت میں دو فرق تھے اسلئے ٹریکٹ کا شائع ہونا ضروری تھا۔

ہم پوچھتے ہیں کہ حضرت مولانا خلیفۃ المسیح کی وفات سے پہلے جب حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا کہ مسئلہ کفر و نبوۃ پر تاصحت خلیفۃ المسیح کوئی بحث نہ کرے نہ اخبار و نہیں مضمون نہ اور نہ اشتہار ہم دو دن کے دستخطوں سے شائع ہو تو مولوی محمد علی صاحب نے کیوں انکار کر دیا تھا اور کہا تھا کہ باہر کوئی اختلاف نہیں یہاں صرف مسجد میں تقریریں ہو جاتی ہیں۔ دوم جب حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا دیکھو پیام ۲۱ میں آپنے فرمایا کہ تین دفعہ پڑھو x x x اسکے بعد حضرت صاحب نے فرمایا کہ کوئی اور ضروری امر ہو تو بتا دیں ہیں لیکن دونوں مولوی محمد علی صاحب و دیگر احباب نے عرض کی کہ اور کوئی ایسا امر نہیں ❖

تو اسوقت اس ایک نیت قومی درد رکھنے والے انسان نے کیوں عرض نہ کر دیا کہ الوصیت تو کسی خلیفہ کا وجود ثابت نہیں اور آپ اپنا ایک جانشین بنانے کا حکم دیتے ہیں اس سے پہلے چھ سال تک اپنے قوم کو گمراہ رکھا اور آپ بھی غلطی پر رہے۔ ہم الوصیت کی عبارت پر چھ سال عمل قربان کو بر بنیاد ہیں اور قوم میں بلحاظ عقائد و اُصول دو فرق ہیں اسلئے ایک خلیفہ کے ماتحت کبھی نہیں رہ سکتے اور آپکی الوصیت پر عمل نہیں کرسکتے یہ کیوں نہ کر دیا کیونکہ دو کسی شخص کا اپنی رائے کو صفائی سے ظاہر کر دینا انکی دیانت داری پر دلیل ہے (پیام ۱۳) اور شوریٰ کیغفر ورت ۔۔۔

تھی تو اسوقت سے بڑھ کر کوئی موقعہ نہ تھا جب کہ دو ہزار آدمی تھے۔ لاہور میں خطوط اور تاریں بھیجے گئے بلکہ آدمی آئے حالانکہ قادیان کئی سو موجود تھے۔ خلیفے بیشک خدا بناتا ہے خلیفہ ایسے نے بھی یہی فرمایا دیکھو پیام ۲۱- فروری۔ فرمایا یہ خلیفہ المہدی بناتا ہے میرے بعد اللہ ہی بنائیگا۔ جلدی کوئی نہ تھی ۲۴ گھنٹے گذر چکے تھے اور صحابہ کی طرح کرھوا ان یکونوا بغیر جماعۃ پر عمل تھا اور یہی غلط کہ ٹریکٹ بعد وفات شائع کیا کئی لوگوں کو وفات سے پہلے پہنچا اور ہمارے پاس اس کے متعلق تحریریں آئی ہیں ❖